www.emarsiya.com

شیخ مہدی علی ذکیؔ

غیر مطبوعہ

# مرثیہ

۱
رخصت جہاں سے بانو کے سروِ رواں کی ہے — عینِ بہار میں مگر آمد خزاں کی ہے
حالت یہ تباہ خسروِ کون و مکاں کی ہے — کہتے ہیں حق سے اب نہیں طاقت فغاں کی ہے
دشوار ہے کہ ضبط کروں شور و شین کو
اکبرؔ کے غم میں صبر عطا کر حسینؑ کو

۲
عزت وہ ہو کہ رنج و الم سے فراغ ہو — مضطر نہ ہوں جو گُل مرے گھر کا چراغ ہو
نزدیک ہے کہ دل ہمہ تن غم سے داغ ہو — صرفِ خزاں جوانیٔ اکبرؔ کا باغ ہو
پُرنور چشمِ دل ہو نورِ نظر نہ ہو
غم ہو پہ اشک بار میری چشمِ تر نہ ہو

۳
ناگہہ صدا یہ آئی کہ اے قبلۂ اُمم — جلد آئیے کہ ہوئے رہِ حق میں نثار ہم
درپیش روح کو ہے رہِ منزلِ عدم — یہ غیر حال ہے کہ غش آتے ہیں دم بہ دم
دنیائے بے ثبات سے منھ موڑتا ہوں میں
حضرت کے انتظار میں دم توڑتا ہوں میں

۴
آنکھوں میں دم ہے اے شہِ ابرار آئیے — دیتا ہے جان طالبِ دیدار آئیے
گھیرے ہیں چار سمت سے کفار آئیے — مہلت بس ایک دم کی ہے دشوار آئیے
رکتی ہے سانس نیزہ ہمارے جگر میں ہے
اور روح انتظارِ شہِ بحر و بر میں ہے

www.emarsiya.com

فرزند کی صدا پہ ہوئے شاہ اتنے بے قرار ؟؟؟ ؟؟ ؟؟؟

۵

ایک تیر تھا کہ ہوگیا سینے میں دل کے پار  گویا ہوئے پکڑ کر کلیجے کو ایک بار

لاشِ پسر پہ اشک بہاتے ہوئے چلے

اک اک قدم پہ ٹھوکریں کھاتے ہوئے چلے

کانپے جو پاؤں ضعف سے تھرا کے گر پڑے  اٹھا وہ دل میں درد کہ غش کھا کے گر پڑے

۶

رو کر کہیں اٹھے کہیں لہرا کے گر پڑے  نزدیک مقتلِ شہدا جا کے گر پڑے

فرمایا جان اب نہیں پاتے ہیں جان میں

بے آس کر گئے ہو ہمیں اس جہان میں

اے بیکس و حزیں کے رفیقانِ باوفا  دیکھو علیؑ کے لال سے قسمت نے کیا کیا

۷

تیغِ ستم جگر پہ چلی وا مصیبتا  تنہا پدر کو چھوڑ گئے ہم شکل مصطفیٰؐ

اکبرؑ کے دل سے تیزۂ قاتل گذر گیا

فرزندِ فاطمہؑ کا فرزند مر گیا

آخر لپٹ کے لاش علمدارؑ سے کہا  بھائی اٹھو، حسینؑ ہوا موردِ بلا

۸

اس وقت کچھ نہیں ہمیں آنکھوں سے سوجھتا  نے ہوش ہے مجھے نہ ہیں قابو میں دست و پا

چھریاں جگر پہ چلتی ہیں کس طرح کل پڑے

نزدیک ہے کہ منھ سے کلیجہ نکل پڑے

ہے ہے ہماری مرگ کا سامان ہوگیا  سبطِ رسولؐ موت کا مہمان ہوگیا

۹

دستِ اجل سے چاک گریبان ہوگیا  آباد گھر حسینؑ کا ویران ہوگیا

یہ دردِ لا دوا ہے دوا آہ کیا کریں

فریاد! ہم جئیں علی اکبرؑ قضا کریں

www.emarsiya.com

۱۰
عباسؑ ہم کو لاشِ اکبرؑ پہ لے چلو	بے کس پدر کو میّتِ دلبر پہ لے چلو
بلبل کو رن سے بوئے گلِ تر پہ لے چلو	خنجر رواں ہے اب دلِ مضطر پہ لے چلو

بانو کے نامراد کی اس دم تلاش ہے
بتلاؤ کس طرف مرے پیارے کی لاش ہے

۱۱
بھائی سے کہہ رہے تھے یہ سلطانِ کربلا	بے تاب ہو کے پھر علی اکبرؑ نے دی صدا
بابا شتاب آؤ شتاب آؤ میں چلا	اکبرؑ کی اس صدا پہ چلے شاہِ کربلا

پہنچے قریبِ لاش تو حالت تباہ کی
شق ہو گئے پہاڑ وہ پُردرد آہ کی

۱۲
دیکھا کہ ایک شیر پڑا ہے لہو میں تر	سینے میں ہے سناں تو سناں میں دل و جگر
ایک ہاتھ قلب پر ہے تو ایک ہاتھ پر ہے سر	رگڑیں ہیں ایڑیاں تو لہو ہے زمین پر

آنکھیں ہیں بند خشک لبوں پر زبان ہے
صدمہ سے جاں کنی کے کشاکش میں جان ہے

۱۳
فرزندِ نامراد کا زانو پہ رکھ کے سر	چہرے کا خون پاک کیا باد و چشمِ تر
بکھری ہوئی وہ زلفِ پریشاں سنوار کر	؟؟؟ ؟؟ ؟؟؟

آنکھوں کو غش سے کھول کے دلبر نظر کرو
آیا حسینؑ ہم شکلِ پیمبرؐ نظر کرو

۱۴
کیا حال ہے جگر کا بتاؤ پدر نثار	اے میرے شیر ہوش میں آؤ پدر نثار
گردن زمین سے تو اٹھاؤ پدر نثار	سوکھے ہوئے لبوں کو ہلاؤ پدر نثار

کیوں منھ سے بولتے نہیں ناراض کیا ہوئے
آیا پدر جو دیر میں بیٹا خفا ہوئے

www.emarsiya.com

حضرت کے اس بیان نے حالت تباہ کی    بس آنکھ غش سے کھل گئی اس رشکِ ماہ کی
۱۵
ایک یاس سے رخ شہِ دیں پر نگاہ کی    آنسو بھر آئے اشک فشانی پہ شاہ کی
دریائے اشک دیدۂ حق بیں سے بہہ گئے
نکلی نہ بات ہل کے لبِ خشک رہ گئے

دیدار شہ سے شاد دمِ واپسیں ہوا    گھبرایا دم خیالِ اجل دل نشیں ہوا
۱۶
سروِ حسینؑ عازمِ خلدِ بریں ہوا    دو ہچکیوں میں سرد تنِ نازنیں ہوا
لو کان کی بھی پھر گئی منکا بھی ڈھل گیا
زخمِ جگر پہ ہاتھ رہا دم نکل گیا

منہ رکھ کے شاہ منہ پہ پکارے کہ مر گئے    بیٹا تباہ باپ کو جنگل میں کر گئے
۱۷
چودہ ۱۴ پہر کی پیاس میں جی سے گذر گئے    اکبرؑ کدھر گئے مرے دلبر کدھر گئے
بس اب ریاضِ خلد سے دنیا میں آ چکے
ماں باپ کو بہارِ جوانی دکھا چکے

جس دم یہ واقعہ حرمِ شاہ نے سنا    خیمے میں اہلِ بیت کے محشر ہوا بپا
۱۸
راوی بیان کرتا ہے میں دیکھتا ہوں کیا    نکلی حرم سے ایک ضعیفہ برہنہ پا
صورت پہ اُس کی مہر کو تابِ نظر نہ تھی
مضطر یہ تھی کہ کچھ تن و سر کی خبر نہ تھی

کہتی تھی رو کے اے مرے یوسف کہاں ہے تو    اے چاند کیا ہوا کہ نظر سے نہاں ہے تو
۱۹
؟؟؟   ؟؟   ؟؟؟    ؟؟؟   ؟؟   ؟؟؟
تقدیر کیوں الٹ گئی مجھ دل ملول کی
فریاد ہے خدا کی دہائی رسولؐ کی

www.emarsiya.com

۲۰
آتے ہی وہ لپٹ گئی اکبرؔ کی لاش سے    روئے عدو وہ بین کئے منھ کو ڈھانپ کے
چلائی ہائے موت نے مہلت نہ دی تجھے    آیا پیامِ مرگ جوانی میں مر گئے
حسرت بھرے دلوں کو پریشان کر گئے
منت بھی پوری ہونے نہ پائی کہ مر گئے

۲۱
ہے ہے لہولہان ہے یہ جسمِ نازنیں    ہے ہے عرق سے موت کے تر ہے رخِ حسیں
ہے ہے بدن یہ گل سا یہ تپتی ہوئی زمیں    ہے ہے یہ نیند خوابِ اجل ہے یہ غش نہیں
ہے ہے جگر سے زخم کے تن لالہ زار ہے
ہے ہے سناں ستم کی کلیجے کے پار ہے

۲۲
ہے ہے ابھی شباب بھی پورا ہوا نہ تھا    ہے ہے ابھی تو سبزۂ خط بھی بڑھا نہ تھا
ہے ہے ابھی تو خون میں صندل لگا نہ تھا    ہے ہے ابھی کسی کو گمانِ قضا نہ تھا
ہے ہے غریب ماں کسے دولہا بنائے گی
اب کس کا بیاہ ہوگا دلہن کس کی آئے گی

۲۳
چلا رہی ہوں دیر سے اکبرؔ جواب دو    پیارے جواب دو مرے دلبر جواب دو
اے میرے شیر اے مرے صفدر جواب دو    اب مانتا نہیں دلِ مضطر جواب دو
کھلتی نہیں ہے آنکھ میرے شور و شین سے
کیا سو رہے ہو خاک کے بستر پہ چین سے

۲۴
بس اے ذکیؔ کہ بزم میں محشر بپا ہوا    زینبؑ کے بین سن کے جگر منھ کو آ گیا
وقتِ دعا ہے کہہ یہ خدا سے با التجا    یارب پئے شہادتِ ہم شکلِ مصطفےٰ
دنیا کی چار سو نہ مجھے جستجو رہے
حاصل رہے فراغ مری آبرو رہے